PDFaid.Com
#1 Pdf Solutions

انوار دعوت اسلامی

حصہ اول

Books On Dawat E ISlami

شاعر
امجد رضا رازی

ناشر
صدیقی پبلشرز

انوارِ دعوتِ اسلامی

شاعر

امجد رضا رازی

Books On Dawat E ISlami

ناشر

صدیقی پبلشرز

0300-2292637

حرف عجز

اگر منطقی قیاس وشعور کے موافق صغرائے شریعت اور کبرائے حقیقت کو دیکھا جائے تو ایک شکل بدیہی الانتاج چہرۂ طریقت میں نمودار ہوتی ہے یہی وہ صورت ہے جس کے حسن جہاں آرا نے پردۂ ظلمت کو چیر کر اطراف واکناف عالم میں نور علم کی سرحدیں قائم کی ۔ زمین ادراک میں سبزۂ معرفت کو اگایا اور خار ہائے جہالت کی جگہ گل ہائے علوم پیدا کیے ۔ جن کی مہک سے نخلستان عالم طرفہ ء بہار بنا اور بوستان خزاں رسیدہ پروہ سحاب فیض برسایا کہ رخسار گل خواب عندلیبان چمن کی تعبیر بن گیا ۔ اور غنچہ ء قلب وفکر کو نسیم عشق مصطفے ﷺ سے شگفتگی بخشی ۔ میری مراد سالک مسالک طریقت دانائے رموز حقیقت نسخہ ء کیمیائے سعادت عالم اسرار آیت عارف جزئیات معرفت امیر اہلسنت ... فی صفوۃ السالکین قبلہ جانم وکعبہ ایمانم سیدی وسندی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ ہیں ۔ جن کی چشم عنایت نے عطا کیا تو خوب عطا کیا مگر مساعد استعداد کے جو قبول قلب ہوا بوجہ عصیاں تصویر نسیاں ہوا، جو نقوش سینہ قرطاس پر ابھرے وہ رنگ فصاحت سے خالی اور منبع زبوں حالی ہوئے یہ اعتراف کیے بغیر فرار نہیں کہ عطائے مرشد کے اظہار ابلاغ کے لیے میں نا اہل نکلا لیکن ناامید نہیں یقین وجہ تسلی ہے کہ اگر طلب صادق اور نیت خالص رہی تو نگاہ شیخ اظہار مافی الضمیر کے قابل کر ہی دے گی ۔ ورنہ حقیقت حال کو دیکھا جائے تو غالب واقبال اور ذوق ورضا بھی اس جملہ ء بے فیض سے نہیں بچ پائے کہ ان کا کلام ثقل سے خالی نہیں اور معنوی پیچیدگیوں کا شکار ہے اس نظریہ کے حامل افراد کے لیے میرا جواب وہی ہے جو ابو تمام حبیب بن اوس کا ہے کہ جب ابو العمیثل اور ابو سعید کے سامنے انہوں نے اپنا یہ شعر پڑھا۔

فعزمافقد ما ماادرك السوء ل طالبه ☆ ...عوادی یوسف وصواحبه

Books On Dawat E Islami

توانہوں نے کہالم لا تقول مایفھم ،کہ جو سمجھ میں آئے ایسا کیوں نہیں کہتے توانہوں نے اس نظریہ کا ابطال کرتے ہوئے فرمایا۔لم لا تفھم مایقال ۔کہ جو کہا جائے وہ سمجھتے کیوں نہیں ۔اور آیہء مبارکہ فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۔کے ظہور عمل کی طرف بھی اشارہ کردیا ۔میں مرزا غالب کی طرح یہ دعوٰی تو نہیں کرسکتا کہ

گنجینہء معانی کا طلسم اس کو سمجھیے

جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آوے

اے عزیز!یہ شاعرانہ تعلّی انہی کا حصہ ہے تاہم میرے کلام کا کوئی شعر سمجھ میں نہ آئے تو اس کی توضیح کے واسطے راسخ بسوئے اہل علم ہو جانا۔اور مجھے نشتر تنقید سے محفوظ رکھنا۔

Books On Dawat E ISlami

یہ بات تو ہوتی چلی آئی ہے کہ احباب کی محبت کسی بھی کام میں مداخلت کیئے بغیر نہیں رہتی اس کتاب کی اشاعت کیلئے بھی میرے دیگر احباب کی طرح میرے خلیق جناب حافظ محمد عظیم اور جناب محمد عمر خلیل صاحب کی محبت بھی تجسیم اصرار کی صورت میں ظاہر ہوئی ۔آخر میں میں عزیزم جناب قاری محمد رضوان حسین عطاؔری صاحب کا ممنون ہوں جنہوں نے بڑی محنت سے اس کو کمپوز کیا اور عزیزی جناب مولانا محمد صدیق عطاؔری المدنی صاحب کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے اسے آراستہ کرکے کتابی شکل میں ہدیہء قارئین کیا۔

اے عزیز اگر کلام میں کسی جگہ خوبیء شعر نظر آئے تو اسے مرشدی عطاؔر کی نگاہ کریمانہ کا فیض سمجھ لینا اور اگر جہاں کوئی سقم نظر آئے تو اسے میری کم مائیگی پر محمول کردینا اور قبائے سخن کو چاک کرنے کی بجائے اس کی پیوندکاری کرتے ہوئے مطلع فرمانا۔اللہ کریم جل مجدہ سے دعا ہے کہ وہ میری اس کوشش کو خوشنودیء شیخ کا باعث بنائے۔آمین

رازؔی

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو مجاہد اہل سنت مبلغ دعوت اسلامی استاذی الکرم حضرت علامہ مولانا محمد ذوالفقار علی قادری رضوی عطاری دامت برکاتہم العالیہ کے نام انتساب کرتا ہوں جن کے نطق وکلام کی ادیبانہ تمارین سے کئی متلاشیان گہر ادب تحصیل مقصد میں کامیاب ہوئے۔ جن کی لہجہ، عطار میں ڈوبی ہوئی گفتگو سے کئی اجسام لسانیات جملیہ قبائے اخلاق نبویہ ﷺ میں چھپ گئے۔ جن کی ماہرانہ صلاحیتوں نے پنجہ ھائے ناکام بنا کر تقریر و تحریر [illegible] اقوال [illegible] کی روح کو پھونک کر ایک ماہر کاریگر کی صورت میں بدل دیا۔ اور جن کے سایہ، دست شفقت نے کبھی مہر الم کی دھوپ کو ظاہر نہ ہونے دیا۔ اللہ کریم جل مجدہ ان کے سایہ، دست شفقت کو ہمیشہ ہمیشہ قائم ودائم رکھے۔ آمین

امجد رازی

Books On Dawat E ISlami

امجد رازی کی منقبت نگاری

پروفیسر ڈاکٹر ریاض مجید

عربی اور فارسی شاعری کی طرح اردو میں بھی مدح شیخ کی روایت بہت قدیم ہے یہ عقیدت نگاری کا ایک انداز ہے جس میں اپنے مرشد و شیخ اور سلسلہ کے بزرگ کے اوصاف بیان کیے جاتے ہیں ان اوصاف میں شیخ سلسلہ کے کردار کی خوبیاں اور ان کے تذکار کو منظوم کیا جاتا ہے۔ منقبت نگاری اگر چہ مدح کی ہی ایک صورت ہے مگر اس میں اور مدح میں ایک نمایاں فرق یہ ہے کہ مناقب میں ان شخصیات کا بیان ہوتا ہے جن کا تعلق دین اور مذہبی عقائد و اقدار کے ساتھ ہوتا ہے جب کہ مدح محض دنیاوی حوالے سے معروف اور نمایاں اشخاص کے بیان پر مشتمل ہوتی ہے اصناف شعر میں مدح نگاری کے اس فرق کو منقبت اور قصیدہ کے الگ الگ عنوانوں سے دیکھا جاتا ہے قصیدہ میں بادشاہان وقت اور زمانے کی معروف شخصیات کے اوصاف کا بیان ہوتا ہے۔ جنہوں نے اپنے بازوئے ہمت سے میدان فکر و عمل میں منفرد کارگردگی کا مظاہرہ کیا ہوتا ہے جب کہ مناقب جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے مذہبی اکابرین اولیائے عظام بزرگان دین کی مدح اور اوصاف پر مشتمل ہوتے ہیں منقبت میں صاحب منقبت کے ذاتی اوصاف شخصی محاسن اور ان خدمات کا ذکر ہوتا ہے جو اس نے دین کے حوالے سے کی ہوں ان کی خدمات میں اسلامی شعائر کی تبلیغ دینی تعلیمات کی تشریح و تفسیر اور مذہبی آثار و اقدار کی تعمیر و ترقی اور تحفظ و اجراء بھی وہ کام شامل ہیں جو خیر کے زمرے میں آتے ہیں امجد رازی کا موضوع منقبت بھی ایک ایسی ہی شخصیت

Books On Dawat E ISlami

ہے جنہوں نے بہت کم عرصے میں اپنی سعی جلیلہ سے وطن عزیز کے ایک بڑے حصے کو نہ صرف متاثر کیا بلکہ مستقل بنیادوں پر بہت سے ایسے مدارس مساجد اور ادارے قائم کیے جن سے لاکھوں طالبان علم دین فیض یاب ہو رہے ہیں امجد رازؔی نے اپنے مناقب میں شیخ عطارؔ کے ذاتی محاسن کے ساتھ ساتھ دینی کارناموں کو موضوع اظہار بنایا ہے جو اداروں کی صورت میں دین کا کام کر رہے ہیں ان میں تربیت قافلہ، جامعات المدینہ، جامعات للبنات، مدرستہ المدینہ، حفظ و ناظرہ، درس نظامی، دارالافتاء اہلسنت، شعبہء تدریس شعبہء تجوید وغیرہ وغیرہ شامل ہیں امجد رازؔی کی منقبت نگاری کا مرکزی موضوع خدمات دین کے انہی افکار و آثار کے تذکار پر مشتمل ہے ان کی منقبت نگاری کے مجموعے کا نام بھی اسی نسبت و حوالہ سے ہے یعنی ''انوار دعوت اسلامی ''جس میں انہوں نے اپنے شیخ کی سرپرستی میں چلنے والے انہیں اداروں کا ذکر کیا ہے جن کا حوالہ اوپر دیا گیا۔ ان نظموں کے علاوہ مجلس فیضان قرآن برائے جیل خانہ جات، مخصوص اسلامی بھائی (گونگے بہرے) مرکزی مدنی مجلس شوریٰ، اجتماع پاک، زلزلہ اور دعوت اسلامی اور دوسرے مسائل و افکار کے حوالے سے بھی اپنے شیخ کی خدمات دینی کو قلمبند کیا ہے۔ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا ہے کہ امجد رازؔی کی منقبت نگاری کا موضوع شیخ کے ذاتی اوصاف سے زیادہ ان کے کارناموں کے تذکار سے عبارت ہے یہ اردو کی معاصر منقبت نگاری کا ایک نمایاں پہلو ہے عام طور پر منقبت نگار ذاتی اوصاف اور کرداری محاسن پر زیادہ زور بیان صرف کرتے ہیں آج کے دور میں تبلیغی سرگرمیوں اور اشاعت دینی کے تقاضے اور صورتیں بدل گئی ہیں لہذا مناقب کے بیان میں یہ نیا پن بھی در آیا ہے اگر ''انوار دعوت اسلامی'' کے

Books On Dawat E Islami

مناقب اور منقبتی نظموں کو بغور پڑھا جائے تو درجہ بدرجہ تبلیغی کام کے ایک سلسلہ کا پتہ چلتا ہے لیکن اس ذیل میں کیے جانے والے کاموں میں ایک تنوع ملتا ہے۔ بچوں سے عورتوں تک کی تدریس، گونگے بہرے بچوں سے لے کر اسیران جیل تک کی تربیت کی کوششیں نیز دعوت و تبلیغ کے حوالے سے مختلف نوعیت کے اجتماعات ان سب کے پیچھے ایک ہی مقصد کار فرما ہے اور وہ مقصد تبلیغ و دعوت دین ہے **"انوار دعوت اسلامی"** کی نظمیں ایک حوالے سے اس سارے تبلیغی و تنظیمی کام کا تعارف کرواتی ہیں ان نظموں میں اظہار کا ماہرانہ پن نمایاں ہے الفاظ و ترکیب اور جملوں کی برجستگی میں ایک لطافت ہے بعض قافیے ایسے ہیں جو امجد رازیؔ سے پہلے بہت کم کم استعمال ہوئے ہیں امجد رازیؔ کی منقبتوں میں ایک ریاضت اور محنت نمایاں ہے آپ سب سے زیادہ کرافٹ کی نظیر نظر آتی ہے۔ بہت چھوٹی عمر میں انہوں نے اظہار ابلاغ کے حوالے سے بڑے بلیغ تجربے کیے ہیں ان کے ہاں دینی تلازمات کا سلسلہ بھی معنی خیز ہے الفاظ و تراکیب کا انداز عالمانہ ہے اور یہی وہ عناصر ہیں جو ان کی منقبت نگاری کو دوسرے منقبت نگاروں سے منفرد ٹھہراتے ہیں ذیل میں ان کے منقبتی کلام کے چند نمونے پیش کیے جاتے ہیں جن سے ان کی شاعری کا تنوع اور مہارت اجاگر ہوتی۔ مثلاً

نظم حالات شیخ کے دو بند دیکھیے۔

کنت کنزا مخفیا میں نکتہء بیدار ہے
باعث ایجاد عالم منبع انوار ہے
پرتو روشن سے شمع نور شعلہ بار ہے
اب شب ہجراں میں صبح دید کا اظہار ہے
عالم تاریک میں جو آمد عطارؔ ہے

Books On Dawat E ISlami

اسیرانِ جیل خانہ سے متعلق چند اشعار بلیغ دیکھئے۔

آرزوئے ساعت انجان کے تھے سب اسیر
تھا رجیل کوئے حسرت انتظار زندگی

ٹوٹ کر مینائے عشرت دے گئی داغ فراق
خون مجرم سے تھا دوری پر خمار زندگی

پھر تعلیم مرشد سے خمار زندگی کے تقرب کی طرف آتے ہیں۔

غازۂ تعلیم مرشد سے کھچے کیسے نقوش
پر کشش لگتی ہے کتنی اب جدار زندگی

ہو گئے افراد ناامید پھر خوشحال دست
پھر سے تخت ہست پر ہے اقتدار زندگی

مرکزی مدنی مجلس شوریٰ سے متعلق کتنے پرزور و پر مغز اور معنی خیز اشعار ہیں۔

ہوا نور تدبر سے شہود مجلس شوری
فنائی الذات مرشد ہے وجود مجلس شوری

یہی راس جماعت ہے یہی مغز لطافت ہے
کہ ہے عرش تعقل پر قعود مجلس شوری

جنم میں اجتماع اشرار ضلالت کا تسلسل ہے
محیط ظلمات ہیں سب حدود مجلس شوری

Books On Dawat E ISlami

اجتماع پاک سے متعلق اشعار میں لطافت شعری کو دیکھئے۔

ہوگئی ہے کس کی آمد اجتماع پاک میں
اٹھتے ہیں نفحات سرمد اجتماع پاک میں

ملتا ہے پیراہن سنت کفن کے واسطے
بٹ رہا ہے حسن مرقد اجتماع پاک میں

پھر اس کلام میں شعراء عرب کی پیروی کرتے ہوئے لفظ **ایضاً** سے قافیے کی تبدیلی کتنے خوب صورت انداز میں کرتے ہیں۔

نفع کامل کے لیے حاضر ہوئے ہیں خاسرین
کھلتی ہے رمز فوائد اجتماع پاک میں

ملح شہر غوث سے نمکیں طعام خلق ہے
بچھ رہے ہیں کیا موائد اجتماع پاک میں

امام فخر الدین رازؔی علیہ الرحمہ کی نسبت سے لفظ رازؔی کے تخلص کا بھرم رکھتے ہوئے ایک کلام زبان منطق میں تحریر کیا اور حوادثات زمانہ سے وجود موت کو ثابت کیا۔ دیکھئے چند اشعار!

ہاں سکون وحرکت وتجسیم کا تو ہے خمیر
عالم محدث میں مسبوق العدم جوہر ہوا

خلطہ باہم کا پردہ تھی سرکنے کی ہی بات　　قضیۂ کلمات میں پھر اصغرو اکبر ہوا

امجد رازی نے حرف روی کے ذیل میں اجتہاد سے کام لیا اور خوب طبع آزمائی کی ان کا یہ کلام ملاحظہ ہو۔

پیاسے کو دیجئے گا مئے عذب قافلہ　　مادامت الحیوت لگے ضرب قافلہ

ہے حکم مصطفےٰ کہ رہو تابع امیر　　جب کہ تحت شرع رہے صحب قافلہ

اس کلام میں بھی انہوں نے تبدیلی قافیہ کے جوہر دکھائے ہیں!

ہوگا سکوں لحد میں ملے عشرت دوام　　جھیلے سبیل حق میں اگر صعب قافلہ

کفار شہر نفس سے ہو جائے جدا　　تسکین جاں کے واسطے ہے شعب قافلہ

توقع ہے کہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کے اسلوب میں لچک آئے اور ان کا انداز بیاں زیادہ سے زیادہ عام فہم ہوتا چلا جائے اور عوام الناس کے اذہان وقلوب ان کے الفاظ وتراکیب کے متحمل ہوں ورنہ خواص کے لیے تو یہ گہر گرانمایہ سے کم نہیں۔ ایک اور بات کہ جس کا ذکر ضروری ہے وہ ان کی اپنے شیخ سے بے پناہ محبت وعقیدت ہے یہ وہ مسئلہ ہے جو بحث وتنقید کا کبھی حصہ نہیں بنتا عقیدت نگاری میں ہر عقیدت نگار کی اپنی محبتیں اور عقیدتیں ہوتی ہیں اور وہ ان کے اظہار کیلئے آزاد ہوتا ہے اچھی عقیدت وہی ہوتی ہے جو عقیدہ کا تحفظ بھی کرے اور اچھے مدوحانہ مناقب وہ ہوتے ہیں جو اپنے وصف نگاروں کو تلقین بھی کرتے ہیں اور مناقب ومنقبت نگاروں کو شریعت کی حد کے اندر رہنے کی تربیت بھی کرتے ہیں۔ امجد رازی کی منقبت نگاری کا رخ دینی اقدار کی پاسداری کی طرف ہے اللہ انہیں اس میدان میں مزید احتیاط وآداب اور احترام وعقیدت کا جوہر عطا کرے۔ آمین

ریاض مجید

Books On Dawat E ISlami

حمد باری تعالیٰ

میرے مالک صانعِ صورت تو ہے
رازقِ کُل خالقِ خلقت تو ہے

سب جہاتِ عالمیں کا سامع تو
عالمِ کل صاحبِ حکمت تو ہے

تیرے در پر ہے جھکی ساری مخلوق
حاکمِ کل منعمِ نعمت تو ہے

Books On Dawat E ISlami

خلوتِ نازاں میں ہے توہی خاموش
کثرتوں میں صاحبِ جلوت تو ہے

جلوہءِ خاموش تکتے ہیں سارے
کثرتوں میں صاحبِ وحدت تو ہے

مجرمِ ناکارہ ہے رازؔی تیرا
بخش اس کو صاحبِ رحمت تو ہے

نعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ہر نہاں اب ہے عیاں مظہرِ یزداں تم سے
ظلمتِ شب میں ہوئی شمع فروزاں تم سے

لب پہ نیرنگئ دوراں کا نہیں قصہ مرے
اور ہی کہتی ہے کچھ جنبشِ مژگاں تم سے

اب نہیں تابِ شکیبائی مجھے کچھ پیارے
اڑتی ہے کہتی ہوئی خاکِ تنِ وجاں تم سے

Books On Dawat E ISlami

دیدۂ تر نے کیا خوب تماشا آقا
جلوۂ مہر کو کہتے ہیں بیاباں تم سے

گلشنِ ہست میں ہے نغمۂ نکہت کا وجود
کیا مہکتے ہیں چمن میں تنِ ریحاں تم سے

پھر سے تجدیدِ نوا کے لیے آئے بلبل
ایسے خودرفتہ ہوا وہ گلِ خنداں تم سے

کیسی شوریدہ سری ہے نہ رہی کچھ بھی خبر
کیسے بے خود ہوئے ہم جلوۂ جاناں تم سے

مصحفِ عشق جو کھولا تو نظر آئی ہمیں
ہر ورق پر ہے عیاں زینتِ عنواں تم سے

غربتِ شب سے تھی ہر فرد پہ وحشت طاری
بزمِ ہستی میں ہے ہر سمت چراغاں تم سے

تیغِ فرقت کا نہیں کوئی بھی مرہم ہے غلط
زخم بھرتے ہیں خیالِ شہہِ خوباں تم سے

اُدُنُ مِنّی ہے اُدھر سے تو اِدھر شوقِ وصال
کیا سجی وقتِ لقا خلوتِ نازاں تم سے

Books On Dawat E ISlami

پھر سجے بزمِ سخن وقتِ شبِ تار سراج
کہتا ہے رازی افسردہ سخن داں تم سے

☆☆☆

تعارف امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ (بصورت منقبت)

کُنْتُ کَنْزًامَخْفِیاً میں نکتہء بیدار ہے
باعثِ ایجادِ عالم منبعِ انوار ہے
پر توِ روشن سے شمعِ نور شعلہ بار ہے
اب شبِ ہجراں میں صبحِ دید کا اظہار ہے
عالم تاریک میں جو آمد عطار ہے

سرزمیں کتیانہ کے گل کی ذارتو باس دیکھ
بس کہ بلبل تارتار اب تو ردائے یاس دیکھ
ساعت تبریک تو انیس سو پچاس دیکھ
وصل بلبل کے لیے گل سے جدا اب خار ہے
چشم ہستی پر عیاں اب جلوہء عطار ہے

Books On Dawat E ISlami

کیا چہک میں گلشنِ ہستی کے ہیں سارے طیور
چل رہی ہے ہلکی ہلکی ہر طرف باد سرور
ہو گیا چھبیس رمضان المبارک میں ظہور
شکلِ خوشبوئے طرب حسنِ نظر گلزار ہے
چل پڑی بادِ بہار مرشد عطار ہے

سایہء آغوش ہی میں اٹھ گیا دستِ پدر
عمر نو خیز اور بھائی ہو گئے صیدِ قدر
راہ ساعت پر ہوا کیا اُمّ حضرت کا گزر
چشم فرقت حالت تنہائی میں خونبار ہے
وسعت الفاظ سے باہر غم عطار ہے

پنچہ ء بیدادفتنہ سے ہوا گھائل وطن
رہروِ گم گشتہ تھے افراد کے ایقان وظن
انشراح شرع احمد کی لگی ان کو لگن
لشکرِ جہال پر شمشیر بے زنہار ہے
حرکتِ امروز فردا تابع عطار ہے

واہ قسمت محفل وعظ ونصیحت کیا سجی — تارک عصیاں شعاری ہو گئے مجرم سبھی
چل پڑا پھر بزم میں جام مئے عشق نبی — خانہء بطحا سے ہر کوئی مئے پندار ہے

حوض سنت پر قیام حضرت عطاؔر ہے

زہر نفرت کو کیا زائل حسیں تریاق سے — قیدیءِ الفت کیا ہر فرد کو اخلاق سے
کر دیا واقف سبھی کو بحر کی اعماق سے — ذات حضرت ذات حق کی واقف اسرار ہے

راز دار جزئیات معرفت عطاؔر ہے

Books On Dawat E Islami

پشت روحِ غیظ پہ تطلیق بائن کی ضرب — ارض عفو و درگزر میں رحم کی لمبی سروب
دی معافی قتل پر قائم کیا حکم وجوب — کسر نفسی، عجز احسن، کا حسیں کردار ہے

اسوہء اصحاب اربع پیشہءِ عطاؔر ہے

پیر و مرشد ہیں ضیاء الدین احمد قادری — ہو گیا چاروں سلاسل میں دخول رہبری
نوک نعل عشق پر ان کے ہے تاج سروری — علم و عقل و عشق سے باربطئ افکار ہے

نسخہء اکسیر عشق مصطفے عطاؔر ہے

تھی فنائے عشق احمد کی پڑھی ایسی نماز — ارض طیبہ میں نہ مالک نے کیا بول و براز
بربط حضرت کی تاروں سے یہی نکلا ہے ساز — ناک بھی سنکی نہ، تادیب خیال یار ہے

اور کبھی پاؤں نہ پھیلے، عادت عطاؔر ہے

محفل معراج ہو یا محفل میلاد ہو   گیارہویں ہو عرس ہو دل ہر طرف سے شاد ہو
اولیاء کی چاہتوں سے اک جہاں آباد ہو   اولیاء و انبیاء کے علم کا پرچار ہے
دیکھ لو ظاہر جہاں میں جذبہ عطارؔ ہے

جانتے ہیں حشر میں سادات کی عزت ہے کیا   نسل نور احمدی کے باغ سے الفت ہے کیا
اتباعِ شرع احمد جذبہء سنت ہے کیا   جام عشق مصطفٰے سے کون یوں سرشار ہے
قیسِ صحرائے مدینہ دیکھ لو عطارؔ ہے

ہے دُرستی میں کیا نقشِ سویدا کس طرح   ہے رگِ ابلیس بھی نشتر رسیدہ کس طرح
ہیں علوم مقتران پر ہویدا کس طرح   باعث تسخیر عالم قوتِ گفتار ہے
عَلَّمَ الْقُرآنْ روئے حضرت عطارؔ ہے

ہیں خطیب شعر شعر نعت سے اٹھتا ہے غم   وقف مدحت عشق احمد میں ہوئی نوک قلم
کعبہءِ عشق آفریں میں بن گیا خوشتر حرم   اک طواف شور پیہم حلقہء اشعار ہے
بسکہ حسان العجم ہی سہراءِ عطارؔ ہے

فکر امت میں پریشاں رہتا ہے قلب حزیں   ماسوا اصلاح امت دل میں تو کچھ بھی نہیں
ڈھونڈنے سے بھی نہ رازیؔ دیکھ پائے گا کہیں   ذات حضرت ہی ہدایت کا حسیں مینار ہے
مشعلِ راہ ہدایت خامہء عطارؔ ہے

☆☆☆

Books On Dawat E ISlami

اصل مقصد (مدنی مقصد)

مرے ہم طریق وبیعت رکھو یاد اصل مقصد
کرو جب کبھی قیادت رکھو داصل مقصد

کرے نفس جب شرارت کرو اسکی تم خجالت
کرو قلب کی طہارت رکھو یاد اصل مقصد

سنو حکم شرع میں تم کبھی کاہلی نہ کرنا
رہے تم میں استقامت رکھو یاد اصل مقصد

کبھی ہو گمان فاسد تو بدل لو حسن ظن میں
Books On Dawat E ISlami
نہ گرے کسی کی عزت رکھو یاد اصل مقصد

کبھی علم کے بھرو سے بڑے شیخ جی نہ بننا
کرو تم حصول عبرت رکھو یاد اصل مقصد

نہ شکستہ ہو تعہد بنو صاحب تدیّن
کبھی لو جو تم امانت رکھو یاد اصل مقصد

کرو علم کو تفقد ہو عمل پہ بھی تفحص
کرو خیر پر بھی سبقت رکھو یاد اصل مقصد

ہیں نصیحتیں بہت پر کرو غور تم ذرا سا
ہے یہ جائے مصدریت رکھو یاد اصل مقصد

خم لفظ کی ادا میں نہ الجھ کے تم رہو یوں
یہ سخن نہیں عبادت رکھو یاد اصل مقصد

اسے جانو اسم اعظم لکھو لوح دل پہ بھائی
کرو اس کی تم تلاوت رکھو یاد اصل مقصد

ہے یہ اصطلاح مرشد "مدنی" ہے اصل مقصد
یہ فقط ہے اک حکایت "رکھو یاد اصل مقصد"

"مدنی" ہے اصل مقصد ہو شمار سے رازیؔ
ملے تیری یہ حکایت "رکھو یاد اصل مقصد"

Books On Dawat-E ISlami

☆☆☆

”مدنی قافلہ“

پیاسے کو دیجیے گا مئے عذب قافلہ
مادامت الحیوات لگے ضرب قافلہ

گہر لطیف تم سے سمجھ لو کہ چھن گیا
عمر عزیز سے جو ہوا سلب قافلہ

احکام شرع کے لیے جدول پہ ہو عمل
سن لو رضائے پیر ہے بس قلب قافلہ

ہے حکم مصطفٰے کہ رہو تابع امیر
جب تک کہ تحت شرع رہے صحب قافلہ

غوث الوری ہیں حفظ مراتب کے واسطے
محفوظ کیوں جہاں میں نہ ہو عقب قافلہ

کھارے کنویں مٹھاس میں ہیں مثل انگبین
ڈالا تھا ایک قطرہ مئے عذب قافلہ

Books On Dawat E ISlami

ایضا

آواز قیس اٹھتی ہے صحرائے نفس سے
پیاسے کو دیجئے گا مئے شُرب قافلہ

ہو گا سکوں لحد میں ملے عشرت دوام
جھیلے سبیل حق میں اگر صُعب قافلہ

کان عمل سے گوہر روشن کا ہے حصول
جاتی ہے سیدھی شہر جناں سرب قافلہ

چاہے اگر وصال حقیقی کے جوں مزے
ہے اقتضائے عشق کہ ہو قُرب قافلہ

کفارِ شہر نفس سے ہو جایئے جدا
تسکین جاں کے واسطے ہے شُعب قافلہ

ظاہر ہے نور طیبہ جبیں نیاز سے
مولود اولیاء کا حرم صُلب قافلہ

رازؔی شراب علم کے ساغر بھرے ہیں سب
چلتا ہے دور جام مئے شُرب قافلہ

☆☆☆

Books On Dawat E ISlami

تربیت قافلہ ''قافلہ کورس''

نور خدا کی ضیاء تربیت قافلہ
ظلمتوں میں رہنما تربیت قافلہ
علم و عمل کی کرن رونق بزم چمن
مژدہء بادصبا تربیت قافلہ

غازہء حسن صفات تزکیہء خواہشات
حلقہء اہل صفا تربیت قافلہ
شیشہء قلب صمیم پرتوِ مہر قدیم
نور چراغ ہدیٰ تربیت قافلہ

رازؔی ءِ شوریدہ سر مرتا پھر تو در بدر
ہوتی نہ جو رہنما تربیت قافلہ

☆☆☆

Books On Dawat E Islami

”مدنی نشست“

اصلاح سے عبارت مدنی نشست ہے یہ
اور نفس پر قیامت مدنی نشست ہے یہ

تہذیبِ خلق ہے اور تدبیر و مدنیہ ہے
تجسیم حسن حکمت مدنی نشست ہے یہ

کرتے ہیں مرشدی جب آیاتِ حق کی تفسیر
تفہیم سرآیت مدنی نشست ہے یہ

Books On Dawat E ISlami

عہد کہن کی شکلیں پھرتی ہیں سب نظر میں
یعنی محل عبرت مدنی نشست ہے یہ

غم ہائے خاتمہ میں عصیاں شعار ہے جو
سن لے نوید رحمت مدنی نشست ہے یہ

سائل کو مرشدی دیں جام جواب شریں
علم و عمل کا شربت مدنی نشست ہے یہ

کل فرقہء اجابت آتا ہے شوق سے جب
سنتے ہیں اہلِ سنت مدنی نشست ہے یہ

نہلا بھی دے سبھی کو اور خشک بھی رہیں سب
برسائے ابر رحمت مدنی نشست ہے یہ

انوارِ حق ہیں گھیرے اطراف ربع مسکوں
بانوئے صبح عزت مدنی نشست ہے یہ

عطار کر رہے ہیں یوں تربیت اے رازؔی
خلوت میں محو جلوت مدنی نشست ہے یہ

نوٹ: بحر رمل مثمن مشکول کے مصرع اول کے حشوین اور مصرع ثانی کے حشو اول میں زحاف تسکین کے ذریعہ فعلات سے فعلاتْ مشکول مسکن کیا گیا ہے اور مصرعہ ثانی کے حشو دوم کو مشکول رکھا گیا ہے تاکہ بحر مضارع مثمن اخرب کے التباس سے بچا جائے لہذا لفظ مدنی کا تلفظ فعلات مشکول پر کیا جائے گا۔

Books On Dawat E ISlami

”جامعات المدینہ“

زمیں پر ہیں رشکِ قمر جامعات
گلستاں میں حسنِ سحر جامعات

سنائیں سیہ کار عالم کو ہیں
نوید نجات و ظفر جامعات

ویرزقہ من حیث لا یحتسب
ہیں شاخِ عطا کا ثمر جامعات

ہر اک خاک کا ذرہ نجمِ علوم
بہائیں ہیں آب گہر جامعات

جہالِ زماں ہونگے مسند پہ پھر
زمیں پر نہ ہوں یہ اگر جامعات

ہے سازِ شریعت سے تنظیم نو
دعائے ولی کا اثر جامعات

گرے قطرہ قطرہ بنے بحرِ علم
بہاتی ہے کیا چشم تر جامعات

واملی لھم ان کیدی متین
ہیں خوف خدا کی پہر جامعات

Books On Dawat E ISlami

گلستاں کریں قبر تاریک کو
بجھائیں ہیں نار سقر جامعات

سمجھتے ہیں سب مل گئیں منزلیں
جو تکتے ہیں اہل نظر جامعات

سبھی فن ادب سے کھڑے ہیں یہاں
سکھائیں ہیں ہر اک ہنر جامعات

ہے جسم حسیں یہ جماعت اگر
تعین میں نقش کر جامعات

ہر اک شاخ علم وعمل سے لدی
اگائیں ہیں کیا کیا شجر جامعات
ہے اخلاق احمد ﷺ جو بنیاد میں
تو اخلاص ہیں سربسر جامعات

دعا کر تو رازؔی رہیں تا ابد
حکومت کریں ارض پر جامعات

☆☆☆

Books On Dawat E ISlami

"مدرسۃ المدینہ"

کتنا حسین مدرسہ کا ہے یہ انتظام
تزئین وحسن مُصحف حق کا ہے اہتمام
قرآن وسنت اس کی ہے خوراک مستنیر
ارواحِ خلق کے لیے کیا خوب ہے طعام

اطفال کے صدور میں ہے نور احمدی
دیکھو حریم طیبہ میں دل کا ہے کیا خرام

استاذ کے ادب میں یہ ہوتے ہیں سب کھڑے
قرآن ہی سے لیتے ہیں یہ نور احترام

ہوتی ہے تربیت کہ بدل دیں زمانے کو
توسیع شرع سے کریں توضیح خاص و عام

ہیں یاد مجھ کو سارے وہ لمحات آفریں
ذکر خدا و ذکر نبی تھا جو صبح و شام

چشم سرشک آباد ہے رازؔی کی مرشدی
دیدار رخ کا کیجئے اب کوئی اہتمام

Books On Dawat E ISlami

☆☆☆

"حفظ وناظرہ"

حسن عاجل ہے یہ حفظ و ناظرہ
نور آجل ہے یہ حفظ و ناظرہ

لن تنالو البر حتی تنفقوا
خیر کامل ہے یہ حفظ و ناظرہ

انتھو اخیر الکم بوما التناد

قہر پر سل ہے یہ حفظ و ناظرہ

یجعل الولدان شیبا فی التعب

دفع مشکل ہے یہ حفظ و ناظرہ

مہر محشر کی تمازت سے نہ ڈر

سر پہ جو ظل ہے یہ حفظ و ناظرہ

سینۂ ادراک ہے نور ازل

اس میں جو دل ہے یہ حفظ و ناظرہ

Books On Dawat E ISlami

جب مثال چشم روشن روح ہے

آنکھ کا تل ہے یہ حفظ و ناظرہ

سب فدا پروانہ وار اس پر ہوئے

شمع محفل ہے یہ حفظ و ناظرہ

ہیں جماعت میں جو شعبے صد ہزار

ان میں شامل ہے یہ حفظ و ناظرہ

حضرت عطّار نے بتلادیا

دل کا غاسل ہے یہ حفظ و ناظرہ

احتیاجِ خضر رازی اب نہیں

ہم کو حاصل ہے یہ حفظ و ناظرہ

☆☆☆

درس نظامی "عالم کورس"

اٹھی بحر لطافت سے جو موج علم حقانی

Books On Dawat E ISlami

فیوض ذات کے ساحل پہ پھینکا دُرِّ لاثانی

یہ دُرِّ فیض صد ہائے ہزاراں ہاتھ میں آیا

کسی حساس فطرت نے نہ اسکی قدر پہچانی

تھی گرداب حوادث سے چمک بھی کالعدم اسکی

کسی ادراک میں آئی نہ تھی یہ رمز ارزانی

کتاب دہر میں پھر باب حیرت لکھ دیا کسی نے

ہر اک کرنے لگا پھر بعد مدت صفحہ گردانی

یہی مضموں کہ تھا بحر لطافت کا وہ دُرِّ فیض

یہی درس نظامی ہے شعاع مہر قرآنی

ہوا روشن یہ خورشید و قمر سے بھی کہیں بڑھ کر
جہان اول و آخر میں پہنچی اسکی تابانی

چلی شمشیر بڑاں کر دیئے ٹکڑے ملاحد کے
بسی توحید کی بستی ہوئی وہ فتح بلدانی

حدیث خواجہء کونین کے کھلنے لگے عقدے
تفاسیر کلام اللہ میں بھی ذوق عرفانی

ارے سینہ بہ از علم سفینہ علم ہے ہمدم
[illegible] نجیم ورازی وفراو طبرانی

Books On Dawat E ISlami

جہان الیس سے عطارؔ آئے لیس میں جسدم
اٹھے پھر وہ حکیم دہر بن کر فیض یزدانی

ہوا گہوارہء علم و عمل یہ شہر پر ظلمت
گداؤں کے سروں پر سج گیا پھر تاج سلطانی

بنایا نقشہء اصحاب اپنی اس جماعت کو
ہوا رشک چمن صحرا ہوئی یوں ختم ویرانی
رموز مستتر ہونگی عیاں اب چشم غافل پر
ملے گا تجھ کو رازیؔ جامعہ سے فیض سبحانی

☆☆☆

''شعبہ تدریس''

یادگار صالحین شعبہ ء تدریس ہے
اور ہجوم کاملیں شعبہ ء تدریس ہے

مسند اعلی پہ ہیں وارثان انبیاء
آفریں صد آفریں شعبہ ء تدریس ہے

کیا حقائق کیا لطائف ہیں عیاں تقریر سے
ہاں وقار خاطبیں شعبہ ء تدریس ہے

Books On Dawat E ISlami

نور کی ہیں بارشیں رقص میں ہیں سب علوم
جلوہ ہائے دلنشیں شعبہ ء تدریس ہے

جزئیات علم ہیں فرد اسکی قوم کے
سلطنت میں شہہ نشیں شعبہ ء تدریس ہے

تو رضا کے قول سے کر نہ کوئی اختلاف
بس کہ پھر زہر حزیں شعبہ ء تدریس ہے

مستی ء مے عشق میں آ کے رازی دیکھ تو
فقر حق کی ساتگیں شعبہ ء تدریس ہے

☆☆☆

''شعبہ تجوید''

اب شہر تلاوت میں کھلا شعبہ ء تجوید
تصحیح تلفظ کی بِنا شعبہ ء تجوید
کیا حسن مخارج سے ہے الفاظ کی تزئین
اعجاز تکلم کا ''دیا'' شعبہ ء تجوید

سن کر ہوئے حیراں عناصر میں تماشہ
Books On Dawat E ISlami
اس حُسن سخن کی ہے عطا شعبہ ء تجوید
ہوتا ہے تغائر جو تلاوت کی نہج پر
ہے سبعۃ احرف سے بنا شعبہ ء تجوید

تھا سات قبائل میں بھی رائج یہ طریقہ
اس رسمِ حَسن کی ہے بقا شعبہ ء تجوید
اسموں میں تفاوت ہے جو اعداد کے باعث
انواع میں بھی حل خطا شعبہ ء تجوید

افعال کی گردان میں تخلیل تناسب
اعراب میں بھی مشک ہدی شعبہ ء تجوید

اقسام کثیرہ ہوں کہ امثال جدیدہ
سب تار ہیں انکی ہے قبا شعبۂ تجوید

ادیان میں بھی حسن تقابل کی روش ہے
اسلام میں بھی فہم رسا شعبۂ تجوید

عطارؔ شب نیم جو کرتے تھے دعائیں
رازیؔ ہوا محصول دعا شعبۂ تجوید

☆☆☆

Books On Dawat E ISlami

"دارالافتاء اہلسنت"

باغ دین حق کی نکہت دارالافتاء اہلسنت
سروِدیں کی شکل قامت دارالافتاء اہلسنت

ارض ظاہر کی وسعت میں چرخ معنی کی رفعت میں
رکھتا ہے کیا تخت حکمت دارالافتاء اہلسنت

اجزاء جہالت کا مانع افراد شریعت کا جامع
ناہی و آمر کی صورت دارالافتاء اہلسنت

ہے غازۂ تحسین ایقاں اور باعث تزئین ایماں
تصقیل دھار رضویت دارالافتاء اہلسنت

یہ ہدایت ہے بن کر آیا معطی وقاسم کا سایا
افرادامت پر حجت دارالافتاء اہلسنت

ہر اک مشکل ہوتی ہے حل کھلتے ہیں اسرار مجمل
کرتا ہے کیا دفع عسرت دارالافتاء اہلسنت

فیض مرشد ہے یہ رازی ہوتی ہے اصلاح سازی
تنظیم حضرت کی دعوت دارالافتاء اہلسنت

☆☆☆

"خدام المساجد"

Books On Dawat E ISlami

مجاہد اہل سنت کے یہ خدام المساجد ہیں
امیں دین رسالت کے یہ خدام المساجد ہیں

بسے توحید خالص سے جزائر ملک معنی کے
علم حسن ہدایت کے یہ خدام المساجد ہیں

عجب ڈھب سے ہیں نکلے جذبہء احساس یہ لیکر
محتسں دین فطرت کے یہ خدام المساجد ہیں

ہوئے جس کے اثر سے مردگان دھر سب زندہ
عناصر اس حرارت کے یہ خدام المساجد ہیں

ملے روح عقائد کو سکون قلب جس جا پر

محافظ اس عمارت کے یہ خدام المساجد ہیں

اٹھو رازی کرو جوش مسرت سے تم استقبال

مجاہد اہل سنت کے یہ خدام المساجد ہیں

☆☆☆

''جامعات للبنات''

Books On Dawat E ISlami

ہے کلام حق کی جانب التفات — شرع کے اوزان میں تلتی ہے بات

نسخہ ء حکمت ہوئی ہر ایک ذات — ناز میں ہیں جزئیات کائنات

کھل گئے ہیں جامعات للبنات

ماہیت ان کی ہوئی کردار نور — مٹ گیا عالم سے اب فسق و فجور

اپنی اولادوں کو دیں عشق حضور — امن قائم یہ کریں شیریں صفات

کھل گئے ہیں جامعات للبنات

ہر کوئی ہے عشق احمد کی کرن — ہیں حیائے ذوالنورین کی یاسمن

کانپتے ہیں خوف حق سے سب بدن — پورے کرتیں ہیں یہ فرض و واجبات

کھل گئے ہیں جامعات للبنات

ہیں لکھے قرطاس پر مضموں ادق　　کیا چمکتے ہیں سیاہی سے ورق

عشق احمد میں ہے ڈوبا ہر سبق　　ہر تکلم کو ہوا ہے اب ثبات

کھل گئے ہیں جامعات للبنات

ہے تصوف کے سبق کا دور بھی　　بحث میں ان کے ہیں مضموں اور بھی

اور ادب میں ہے وہ فکر و غور بھی　　ہو رہی ہے خوب ترحل لغات

کھل گئے ہیں جامعات للبنات

Books On Dawat E ISlami

اسوہء ذات ھدی ہے رہنما　　سر پہ ہے تطہیر زہرا کی ردا

ہاتھ میں تعلیم احمد کا لواء　　ٹوٹتے ہیں جہل کے اب سومنات

کھل گئے ہیں جامعات للبنات

بیٹیو، بہنوں سنو اک عرض تم　　اب چکا دو دین کا یہ قرض تم

کام اک ہی خود پہ کر لو فرض تم　　اہل سنت کی بنو سب خادمات

کھل گئے ہیں جامعات للبنات

شغل ہے قرآن اور تفسیر بھی　　ہو اگر تصنیف ہو تقریر بھی

ہو اگر تحذیر ہو تبشیر بھی　　ہے دعا رازؔی کی ہو سب کی نجات

کھل گئے ہیں جامعات للبنات

☆☆☆

''مجلس فیضان قرآن'' (برائے جیل خانہ جات)

قید زنداں میں نہ تھا اک پل قرار زندگی
وادیٔ ظلمت میں ہوتا تھا شکار زندگی

آرزوئے ساعت انجان کے تھے سب اسیر
تھا رحیل کوئے حسرت انتظار زندگی

تھی مبیع جسم پر وہ دست بائع کی گرفت
مشتری حیرت میں تھا کیا ہے خیار زندگی؟

Books On Dawat E ISlami

ٹوٹ کر مینائے عشرت دے گئی داغ فراق
خون مجرم سے تھا دوری پر خمار زندگی

جہل کی چادر تنی تھی آسمان دہر پر
اور شب ظلمت میں ڈوبا تھا مزار زندگی

پھر جلانے کو چراغ علم آئی قوم اک
علم کے ہے نور سے روشن دیار زندگی

پھر سے قرآن وکلام خواجۂ کونین سے
بڑھ رہا ہے خوب تر آب افتخار زندگی

غازہ، تعلیم مرشد سے کھِلے کیسے نقوش
پر کشش لگتی ہے کتنی اب جدار زندگی

ہو گئے افراد نا امید پھر خوشحال دست
پھر سے تختِ ہست پر ہے اقتدار زندگی

اب اشاروں کی ضرورت کچھ نہیں باقی رہی
ہے بدیہہ الامر جبکہ استعار زندگی

چشمِ حق بیں سے نظائر دیکھ رازی خوب اب
گر ترقی ہے فزوں سے کیا آشکار زندگی

Books On Dawat E ISlami

☆☆☆

مخصوص اسلامی بھائی ''گونگے بہرے''

ہیں فیضِ حضرت عطّار سے مکرم
تکلم سے سماعت سے جو ہیں محروم
اشاروں سے جواب مدعا دیں یہ
زبان خامشی سے سب بتادیں یہ
ادائے ناز سے آ کر ہنسادیں یہ
کسی کو جب کبھی دیکھیں گے یہ مغموم
تکلم سے سماعت سے جو ہیں محروم

نظر آتے ہیں یہ خاموش سے بندے　　رہیں مستی میں یہ مدہوش سے بندے
یہ جذب عشق میں پر جوش سے بندے　　اگر چاہیں کریں موجود کو معدوم
تکلم سے سماعت سے جو ہیں محروم

یہی تو احتجاج زندگی سمجھے　　یہی تو ہیں مزاج زندگی سمجھے
فنا کو جو زجاج زندگی سمجھے　　قدر کی چال بھی ان کو ہوئی معلوم
تکلم سے سماعت سے جو ہیں محروم

ہدایت کے علم کو لے کے اٹھتے ہیں　　سر ظلمت کو پاوں سے کچلتے ہیں
مبلغ بن کے مرکز سے نکلتے ہیں　　یہ کرتے منتشر اجزاء کو ہیں منظوم
Books On Dawat E ISlami
تکلم سے سماعت سے جو ہیں محروم

یہ فیض حضرت عطّار ہے یارو　　خموشی سے عیاں کردار ہے یارو
نکما جو تھا اب معمار ہے یارو　　سنوارزی ہوئے عالم کے یہ مخدوم
تکلم سے سماعت سے جو ہیں محروم

☆☆☆

”مرکزی مدنی مجلس شوری“

ہوا نور تدبر سے شہود مجلس شوری
فنا فی الذات مرشد ہے وجود مجلس شوری

بتا شیر شب تاریک کی سن لو حقیقت تم
چراغ عشق سے نکلا ہے دود مجلس شوری

نسیم صبح رحمت چل پڑی سارے گلستاں میں
چمن میں ہو گیا جشن ورود مجلس شوری

Books On Dawat E Islami

طیور باغ ہستی کی زبانوں پر ہوا جاری
مکین عرش سنتے ہیں سرود مجلس شوری

عجب ہے اتفاق رائے ان اجزائے نکہت کا
کہ ہر گل پر نظر آئے کشود مجلس شوری

چلے ہیں سالکان دہر وصل ذات پانے کو
اراءت پر دلالت ہے نمود مجلس شوری

قتیل فتنہء نوخیز ہر ہر فرد ہے اس کا
لیے تیغ وسناں نکلے جنود مجلس شوری

یہی راس جماعت ہے یہی مغز لطافت
کہ ہے عرش تعقل پر قعود مجلس شوریٰ

جنم میں ارتباط شرع وملت کا تعمل ہے
محیط سلطنت ہیں سب حدود مجلس شوریٰ

ہوئی یہ منجمد کہ مہر ظلمت ہے تحیر میں
وجود ثلج آب حق جمود مجلس شوریٰ

ذبیح دھار دنیا ہوگیا جو فرد مجلس تو
ریاضت پر اتر آیا مقود مجلس شوریٰ

Books On Dawat E ISlami

مثال روشنی مجلس کرے طے ہے سفر اپنا
جلے جاتے ہیں خود تائیں حسود مجلس شوریٰ

رہے تنظیم جب تک ہے قیام مجلس تنظیم
ازل سے جب ابد تک ہے خلود مجلس شوریٰ

اگر چاہے کہ عزت سے بنے نگران مجلس تو
تو کر اخلاص سے پوری قیود مجلس شوریٰ

محیط آسمان وارض ہے سقفِ تعرّج جو
تو پائے عرش سے محکم عمود مجلس شوریٰ

طلب کیوں زخم خنداں کے لیے ہو زخم دوزی کی
دوائے درد ہے حجر الیہود مجلس شوری

چلو عطار نے راز آتی تجھے در پر بلایا ہے
سنائیں کاش یہ مژدہ وفود مجلس شوری

☆☆☆

"اجتماع پاک"

Books On Dawat E ISlami

ہو گئی ہے کس کی آمد اجتماع پاک میں
اٹھتے ہیں نفحات سرمد اجتماع پاک میں

دیکھتی ہے چشم عاشق رنگ طیبہ کے طفیل
جلوہ ہائے سبز گنبد اجتماع پاک میں

کاسہ لے کر ہیں کھڑے خورشید و مہ بن کر گدا
ہر طرف ہے نور احمد اجتماع پاک میں

ہم کہاں عزت کے قابل تھے کہ یونہی جابجا
ہو رہی ہے کیا خوشامد اجتماع پاک میں

حوض طیبہ سے جو جاری چشمہء اخلاق ہے
دھل رہا ہے قلب اسود اجتماع پاک میں

بٹ رہی ہے نعمت فردوس آجاؤ ادھر
منتظر ہے اصل مقصد اجتماع پاک میں

امتحان استقامت میں رہو گے کامیاب
اور پھر انعام بے حد اجتماع پاک میں

طرفہء فیض ولایت ہے یہ شہر اولیاء
Books On Dawat E ISlami
ہے قیام تاج و مسند اجتماع پاک میں

ضرب ذکر حق سے توڑو تم فصیل نفس کو
چلتی ہے تیغ مہند اجتماع پاک میں

ملتا ہے پیراہن سنت کفن کے واسطے
بٹ رہا ہے حسن مرقد اجتماع پاک میں

منتشر اوراق تخیلات تھے جو خلق کے
ازسر نو ہیں مجلد اجتماع پاک میں

ذوالفقار و اصغر و شہزاد کے ہو کر رکیب
آتے ہیں شہباز و امجد اجتماع پاک میں

ہیں شریک اخوۃ المحسنین احباب کثیر
حاضری میں ہیں اب وجد اجتماع پاک میں
دیکھ رازی رستخیز مرجبی کا شور تو
ہوگئی ہے کس کی آمد اجتماع پاک میں

ایضاً

Books On Dawat E ISlami

کاش ہو دیدار مرشد اجتماع پاک میں
چشم ہجراں بھی ہو شاہد اجتماع پاک میں

روح سنت کی بقائے جاودانی کے لیے
بیٹھی ہے ذات مجدد اجتماع پاک میں

کیا عرب اور کیا عجم سب ایک صف میں ہیں کھڑے
آ رہے ہیں عبد و سیّد اجتماع پاک میں

نفع کامل کے لیے حاضر ہوئے ہیں خاسرین
کھلتی ہے رمز فوائد اجتماع پاک میں

ملح شہر غوث سے نمکیں طعام خلق ہے
بچھ رہے ہیں کیا موائد اجتماع پاک میں

زاویے جسم تصوف کے کچھے جاتے ہیں کیا
ہو رہا ہے حال وارد اجتماع پاک میں

ہوتی ہے تصریف فطرت حسن معنی کے لیے
یعنی متصرف ہے جامد اجتماع پاک میں

ہر زباں دیکھو تنافر اور غرابت سے ہے پاک
ختم وصف نامساعد اجتماع پاک میں

گنج ہائے عالمیں عطّار کے ہاتھوں میں ہیں
Books On Dawat E ISlami
ہے عطا ان پر موکد اجتماع پاک میں

مل گئی پھر نعمت عظمیٰ تجھے رازؔی اگر
ہو گیا دیدار مرشد اجتماع پاک میں

☆☆☆

”زلزلہ اور دعوت اسلامی“

ادائے قہر بن کر اک قیامت زلزلے میں تھی
جو بھولے تھے اسی جانب اشارت زلزلے میں تھی

وان من قرية الا ونحن مهلكوها پڑھ
تباہی سے عیاں تصدیق آیت زلزلے میں تھی

جبین پائیداری سے ہویدا آب خجلت تھا
جہان تیرہ کی عدم قدامت زلزلے میں تھی

عروق زندہ میں آب رواں صید جمودت تھا
فلک بھی زرد تھا گویا وہ ہیبت زلزلے میں تھی

Books On Dawat E ISlami

صعو روح طفلان دبستاں سوئے عقبی تھا
جنود موت کی ظاہر قساوت زلزلے میں تھی

بیوت قوم بھی زندانی تحت الثری تھے سب
فضائے دہر پر کیسی ثقالت زلزلے میں تھی

فغان نیم شب سے دو دابیض اٹھ گیا جسدم
تو یوں لگتا تھا کہ صبح قیامت زلزلے میں تھی

بتا تو اژدھائے کہنہ کیا صدیوں سے تھا بھوکا
کہ خوان ارض پر تیری ضیافت زلزلے میں تھی

جبال ارض خوف قہر سے تھے پاش پاش ایسے
کہ گویا دست محشر کی ضرابت زلزلے میں تھی

ہے قصہ مختصر تھی ہر طرف بربادیءِ ظلمت
خبر خود کی نہ تھی ایسی ضلالت زلزلے میں تھی

طریق مستوی سمجھانے آئی قوم اک ایسی
عمامہ سبز پہنے وہ جماعت زلزلے میں تھی

حنوط باغ جنت دامن الفت میں لائے تھے
مثالیں تھیں نثار ایسی عیادت زلزلے میں تھی

خط محور وجود خلق میں تھا یوں ابھر آیا
مبلغ مثل کعبہ تھا جو دعوت زلزلے میں تھی

Books On Dawat E ISlami

نماز و روزہ کی پابندیءِ محکم میں تھے پختہ
فرامین خدا کی کیا اطاعت زلزلے میں تھی

ہوئے پابند سنت جذبہءِ ایمان سے سارے
درود عشق کی ساری حرارت زلزلے میں تھی

یہی ہے عبرت انجام تو بھی یاد رکھ رازی
سبھی اقوام کہنہ کی حکایت زلزلے میں تھی

☆☆☆

''موت کا یقین''

اے مرے بھائی تو منکر موت کا کیونکر ہوا؟
کیا عیاں تجھ پر حوادث کا نہیں منظر ہوا

کل نفس مہرا اثبات حدوثان وجود
حاصل ایقان کامل اسکو ہے سن کر ہوا

ہاں سکون و حرکت و تجسیم کا تو ہے خمیر
عالم محدث میں مسبوق العدم جوہر ہوا

Books On Dawat E ISlami

حرکت و تسکین میں تو ہے تضاد ظاہری
اک اگر معدوم ہو تو ذات میں چکر ہوا

گردش پیہم سے تو ہے تنکہ ء راہ اجل
یاد رکھ شکل حوادث کا بھی تو مظہر ہوا

امتناع زیر و بم کو ارتفاع تام ہے
انحصار وانحطاط ذات کا محور ہوا

زحل کا دور تسلسل جو قمر سے ہے محیط
اک دلیل حصر سے محصور یہ اختر ہوا

خلطہ ءباہم کا پردہ تھی سرکنے کی ہی بات
قضیہ ءکلمات میں پھر اصغر و اکبر ہوا

آفریدگار عالم ہے تنزل سے وراء
تو عروج زندگی میں طالب شہپر ہوا

آب بحر حکمت صانع محیط جزو کل
شبنم انوار سے مقحوط خطہ تر ہوا

کیا کلام و منطق و حکمت مباحث فی الاصول
لفظ ظاہر روح عارف کے لیے نشتر ہوا

Books On Dawat E ISlami

تا قیامت کیا کوئی ہم کو جگائے گا بھلا
اب ہمارا کوچہ ءعطّار میں بستر ہوا

عشق رازی کیوں بتان ظاہری کا ہوا سیر
مبداء فیضان ہی بس عشق کا رہبر ہوا

☆☆☆

''اشکبار آنکھیں''

بنا تھا جب کبھی سائل تھیں اشکبار آنکھیں
ملا تھا جب کبھی حاصل تھیں اشکبار آنکھیں

حصول صورت تصدیق عقل کو تھا مرے
ہوا جو اصل پہ فاضل تھیں اشکبار آنکھیں

خطا سے موضوع و محمول پاک تھے میرے
نتیجہ کی جو ہٹی سل تھیں اشکبار آنکھیں

Books On Dawat E Islami

کلام و منطق و حکمت تھی گرچہ میری زباں
ہوئے جو خام دلائل تھیں اشکبار آنکھیں

ھدیٰ کی کرتا تھا تہذیب سے جو بحث طویل
اٹھے اراءۃ و موصل تھیں اشکبار آنکھیں

سبق تصوف عالی تھا شغل میرا کبھی
ہوا جو قادر و عامل تھیں اشکبار آنکھیں

جبال و بحر تھے حیرانیء مسلسل میں
جو دیکھا قلب یہ حامل تھیں اشکبار آنکھیں

تھا شکوہ مجھ کو کبھی تحت حکم رہنے کا
ہوا جو خالق و فاعل تھیں اشکبار آنکھیں

عدول کرتا رہا حق سے میں کبھی ناحق
کبھی جو توڑا تھا باطل تھیں اشکبار آنکھیں

دعائے خام پہ میں کفر حق کر دیتا
کئی تھی جب کبھی مشکل تھیں اشکبار آنکھیں

لڑا کبھی سے کہ اس کا نہ علم ہو ثابت
جو دیکھا خود کو بھی قاتل تھیں اشکبار آنکھیں

Books On Dawat E ISlami

کلیم چاک وگریباں خضر سے تھے جس دم
جو دیکھا خود کو بھی قاتل تھیں اشکبار آنکھیں

تھی دشت شوق میں مجنوں کو دیدرخ کی طلب
اٹھا جو پردہء محمل تھیں اشکبار آنکھیں

خیال یار میں تھا میں تماشہء حیرت
ہوا جنوں مرا زائل تھیں اشکبار آنکھیں

میں پوچھتا تھا کبھی رستہ کوئے جاناں کا
ملا جو نقشہء منزل تھیں اشکبار آنکھیں

وصال کے لیے صحرائے نفس پہلے تھا
کیے تھے طے جو مراحل تھیں اشکبار آنکھیں
تھا آب عشق دیا کشت فکر کو اپنی
اگے جو سبع سنابل تھیں اشکبار آنکھیں

میں راہ کشف نظر کا اگرچہ تھا رہرو
ہوا جو نفس یہ حائل تھیں اشکبار آنکھیں
نہ باد خوش نہ فلک مہر قہر تھا مجھ پر
جو سر پہ آیا کبھی ظل تھیں اشکبار آنکھیں

Books On Dawat E ISlami

میں بزم پیر میں پہنچا مثال پروانہ
جلی جو شمع محافل تھیں اشکبار آنکھیں
تھی روئے حضرت عطّار پر نظر رازی
ہوا حضور سے واصل تھیں اشکبار آنکھیں

☆☆☆

"ایک جواب"

چل پڑا میرا قلم اور کھل گیا میرا دہن
سن تو اب تقریر میری اے عدوئے شیخ من

جبکہ تو جہل مرکب ہے تو پھر کیا حیثیت
درک ناقص پر جہالت پڑ چکی ہے لاکھ من

تو طریقت کو مقدم شرع پر کرتا ہوا
چل رہا ہے لاشعوری میں یہ کیا الٹا چلن

Books On Dawat E ISlami

لفظ ظاہر جب نہ ہو معنی کا کیسے ہو وجود
جب نہ بوئے پھول ہو تو کیسے مہکے گا چمن

یاد رکھ ماتحت ہوں تیرے اگر یہ خشک و تر
شرع کے تابع نہیں تو سب ہے یہ سحر کہن

صاحبان شرع ہیں استاذ تیرے گر عدو
کیا یہ لازم ہے کہ وہ طے کر چکے راہ بطن

ہاں اگر وہ صاحب باطن ہیں تو لازم ہے یہ
صاحبان شرع ہوں اور راکب عنق زمن

ہر فقیہہ صحب بطوں ہوتا نہیں تو یاد رکھ
ہر کوئی ہے صحب باطن عارف فقہ وسنن
جبکہ تو عطار کو تو صاحب باطن کہے
کیوں تو ان سے شرع کا منکر ہوا اے مرد ظن

بے شریعت تو طریقت آ نہیں سکتی کبھی
اے اسیر نفس کیوں کرتا ہے تو الٹے جتن
عقل چھن جائے حمایت آ ہی جاتی ہے ارے
آدمی رہ جاتا ہے بن کر اسیر راہزن

Books On Dawat E ISlami

میں طوالت میں نہیں جاتا بتا اک بات تو
شمع محفل جب نہ ہو روشن رہے گی انجمن
سن طریقت عشق ہے عطار اس سے متصف
اس لیے مائل نہ کر پایا یہ دور پر فتن

بر کفے جام شریعت بر کفے سندان عشق
ہر ہوسنا کے نہ داند جام وسنداں باختن
بسکہ رازی عشق مرشد میں تو کھو جا اس طرح
سردی و گرمی سے ہو مافوق یہ تیرا بدن

☆☆☆

''ایک وضاحت''

اے دشمن عطار ارے قیدیٔ نخوت — تفہیم تکلم کی تجھے دیتا ہوں دعوت

کیا شیخ شریعت ہے تو کیا شیخ طریقت — آ تجھ کو بتاتا ہوں میں دونوں کی حقیقت

سن شرع محمد ہے کھلی راہ ہدایت — اور حوض اراءت سے تو پی جام اصالت

تو پردہ ء اجمال شریعت کو اٹھا کر — دیکھے تو نظر آئیں گی اقسام لطافت

ہے ظاہری معنی میں جو یہ وسعت عامی — ہے باعث اسلام کے یہ عام شراکت

Books On Dawat E ISlami

اور وسعت باطن میں ہے اک معنی اخصاء — بس وجہ عمل اس میں ہے اک خاص سعادت

چڑھ جائے جو معراج تقرب کی یہ منہاج — دانائے شریعت اسے کہتے ہیں حقیقت

رکھ یاد کہ یہ شرع ہے اک منزل اول — اس منزل اول کی حقیقت ہے نہایت

ان دونوں کے مابین جو آتیں ہیں منازل — ہاں اہل تصوف اسے کہتے ہیں طریقت

ہر ایک کو اقسام ثلث ہوتیں ہیں لاحق — جن کی نہیں آئینہء الفاظ میں صورت

ہر مرتبہ ء خاص ریاضت کے سبب ہے — پیدا اسی سے ہوتی ہے کیفیت و حالت

ہر ایک کے جو معنیء مضمر کو میں کھولوں — خاموش کھڑی تکتی رہے حیرت کو بھی حیرت

مقصو د نہیں شوکت الفاظ کا سکہ — یا علم تصوف میں ملے مجھ کو بھی شہرت

لکھتا ہوں ترے واسطے میں نکتہ ء روشن — امید ہے پڑھ کر تری سنبھلے گی طبیعت

یہ کلمہء طیب تو ہے ہر اصل کی بنیاد — جس پر ہے کھڑی مصحف و سنت کی عمارت
سنتا ہے جو لوگوں سے کہ معبود ہے وہ ذات — پھر معنیء توحید پہ گردے تو شہادت
ہے رفعت ایمان کا یہ درجہء اول — اہل اللہ اسے کہتے ہیں تقلیدی شریعت
تزئین عبادت ہے شریک اس کا نہ ٹھہرے — قائم کرے برہان تمانع کی عدالت
اک معنی میں ہو دوسرے معنی کا جو اظہار — یہ رستہء تقلید میں ہے شمع اصابت
جب درجہء ثانی پہ پڑے ضرب دلائل — برہانی شریعت کہیں گے وجہ دلالت
جب عقل کو حاصل ہو یقیں باعث برہان — اور رشتہء ایقان میں پیدا ہو جو شدت
طالب کے عبادت میں رہیں سارے مشاغل — پھر درجہء ایمان میں آتی ہے حرارت
اس تیسرے درجہ میں ہے وہ حسن تعرج — بن جاتا ہے طالب بھی گل روض ریاضت
جب ارض طریقت میں قدم رکھتا ہے سالک — پھر علم میں آجاتی ہے اک نور کی حرکت
رہتا ہے جو ہر وقت خیال رخ محبوب — کہتے ہیں اسے فکر، رہے طالب جلوت
ہر وقت یوں رہنا رخ یار کا طالب — اول ہے طریقت کا یہی درجہء رفعت
ہو جاتی ہیں روشن جو کبھی عقل کی کوکھیں — پھر جلوہء مقصود کی ہوتی ہے زیارت
ہو جاتا اسلام جہاں صورت ایمان — یہ درجہء ثانی ہے طریقت کی وضاحت
بن جاتا ہے ایمان جو ایقان کا پرتو — اور جلوہء مقصود کی مٹ جاتی ہے حسرت
ادراک میں آتا ہی نہیں اسم جلالی — اٹھتا ہی نہیں عقل سے پھر رعب جلالت
ہو حسن رخ یار میں جو غرق یوں سالک — یہ درجہء ثالث ہے طریقت پہ صراحت

Books On Dawat E ISlami

ہو جاتا ہے پھر علم کو جب عشق مقارن
آجاتی ہے پھر عارف کامل میں بداہت

کہتے ہیں حقیقت کا اسے درجہء اول
ہو جائے سوا ذات کے ہر چیز سے نفرت

جب آتش علم اس کی بھڑک اٹھتی ہے یکدم
اک نور سے اس علم میں آجاتی ہے قوت

کہتے ہیں حقیقت کا اسے درجہء ثانی
مشہود کو پالیتی ہے جب اسکی بصارت

بڑھ جاتا ہے پھر درجہ مشہود سے عارف
اور علم پہ چڑھ جاتی ہے جب عشق کی رنگت

مشرک نہیں ہوں کہتا ہے یہ عارف کامل
وجدان میں آجاتی ہے عرفان کی نکہت

ہو جاتی ہیں پھر بند حقیقت کی بھی راہیں
اور بحر فنا میں نہیں رہتی کوئی وسعت

Books On Dawat E ISlami

یعنی کہ طریقت کا حقیقت ہوئی معنی
اور شرع محمد ہے طریقت پہ علامت

رکھ یاد تصوف تو ہے بس فقہ کا محتاج
اور فقہ تصوف کے بنا ضعف وعلالت

ہاں علم عقائد بھی معانق ہے انہیں سے
ایمان اسی علم سے بس ہوتا ہے مثبت

تو غور سے پڑھ شرح حدیث نبوی کو
ادراک میں تیرے ہے اگر نور فراست

احسان تصوف ہے تو ایمان عقائد
اسلام کو کہتے ہیں فقہ اہل اجابت

کیا خاص سے ہے اعم تو کیا اعم سے ہے خاص
پڑھ سلم وتہذیب کہ سمجھے کوئی نسبت

ہو تیرا سبق بازغہ یا صدرا، اشارات
کچھ ہاتھ نہیں آتا اگر اچھی نہیں نیت

ہوں کنز وہدایہ یا قدوری کی ہوں ابحاث
کیا فائدہ گر لطف عمل کی نہیں دولت

تو مسند تدریس پہ گر بیٹھ بھی جائے
حاصل ہوا کیا تجھ پہ خطا لے گئی سبقت؟

مرشد کے بنا کام بھی کوئی رہتا ہے کام
تو سوچنا تنہائی میں یہ مل جائے جوفرصت

سن معرفت وعلم بھی ناکافی ہیں دونوں
بس عشق ہی ایمان کی کرتا ہے حفاظت

تو زعم کی وادی میں نہ جانا ارے ناداں
ہے گھات میں شیطاں تجھے کرتا ہوں نصیحت

عطار ہیں گر شیخ طریقت تو یہ سن لے
لازم ہے کہ مانے تو انہیں شیخ شریعت

تو بغض نہ رکھ ان سے کوئی دشمن مولی
اچھی نہیں اولیاء اللہ سے عداوت

تاریخ کو پڑھ تجھ کو یہ ہو جائے معلوم
ان سے تو بغاوت ہے ہلاکت پہ ہلاکت

عطار کا تو نقش قدم راہ خدا ہے
بھٹکے نہ مرید اور اور کبھی طالب بیعت

میری ہے دعا تیرے لیئے مولی کرے دور
عطار کے صدقے میں تری قلبی کثافت

Books On Dawat E ISlami

اے کاش سمجھ پائے تو عطار کی یہ تحریر
پڑھ کر ترے چہرے پہ بہیں اشک ندامت

☆☆☆

منقبت امیر اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ

امت احمد پہ احساں سیدی عطار کے
تا ابد شاکر مسلماں سیدی عطار کے

برسر پیکار ہیں یہ باغیان دین سے
سوز دیں سے پر رگ وجاں سیدی عطار کے

ہیں میان زہد کی شمشیر بے زنہار یہ
زیر قبضہ کشف کی کاں سیدی عطار کے

Books On Dawat E Islami

پڑھ رہے ہیں عالم لاہوت کے طائر سبھی
نغمہ ہائے رفعت شاں سیدی عطار کے

تھا حصول قرب روح مرتضی یوم الست
اور سر پر ابر فیضاں سیدی عطار کے

عالم علوی و سفلی میں ہے پھیلی بوئے گل
ہیں گلستاں در گلستاں سیدی عطار کے

جلوہ ھائے گل میں سب کے سب ہی محو دید ہیں
بلبل معنی غزل خواں سیدی عطار کے

سنت احمد کا پیکر دست قدرت سے بنا
عکس سارے ہیں نمایاں سیدی عطار کے

داعیٔ تبلیغ دیں اور شرع کے نفاذ بھی
خوشہ چیں طفل دبستاں سیدی عطار کے

میں مجدد غوث وابدال وقلندر سب کہوں
ذات میں ہیں وصف پنہاں سیدی عطار کے

راکب عنق زمن بعد از قدوم غوث ہیں
عہد سارے ہیں جہاناں سیدی عطار کے

Books On Dawat E ISlami

وائے ناداں نکلا تو ابن سقا کی طرز پر
آزمانے علم وعرفاں سیدی عطار کے

یوں نہ ہوتا اس قدر رسوا زمانے بھر میں تو
کھاتا در سے پارہ ناں سیدی عطار کے

دامن حضرت پکڑ کر مانگ لے عشق نبی
سامنے کر اپنا داماں سیدی عطار کے

ہاں عطائے خضر سے منہ موڑ کر میں نے کہا
ہے یہ دامن سوئے احساں سیدی عطار کے

بقعہ ء انوار بنتی ہے طفیل مرشدی
ہم مرید و گور تیراں سیدی عطار کے

روئے حضرت دیکھ کر سب کرتے ہیں مشق سخن
رشک عالم ہیں سخن داں سیدی عطار کے

خاتمہ بالخیر رازی ہوگا تیرا اس لیے
ہے اماں میں تیرا ایماں سیدی عطار کے

☆☆☆

Books On Dawat E ISlami

"منقبت امام اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ"

انجم تبلیغ تیرا ے رضا ، تاب تھا
تیرا سوز اندروں مہر دو عالم تاب تھا

عشق میں تھا تو فنائے فی رسول ہاشمی
دید احمد سے ترا جو وسط چشم ناب تھا

ہو گیا پی کر جسے منصور بھی شوریدہ سر
اس شراب معرفت کے جام سے سیراب تھا

رمزِ اسرارِ نہاں تیری خودی پر تھی عیاں
اور روشن تو طریق و شرع کا مہتاب تھا

پاک تھی تیری نگہ اور پاک تھا دل بھی ترا
تو حیائے ذوالنورین کا اک سنہری باب تھا

سنت احمد کا پیکر تھی تری ذات عظیم
شہر اخلاص عمل میں نقشہء اصحاب تھا

طرز شریں تو نے سیکھا تھا کتاب اللہ سے
عاشقانِ ماہِ طیبہ کے لیے محراب تھا

Books On Dawat E ISlami

شہر بطحا سے مجدد کی سند تجھ کو ملی
انشراح کلمہء حق میں جزوِ اسباب تھا

آب بحر علم کے دریا رواں تو نے کیے
کر دیا سیراب جو بھی تشنہء سیراب تھا

شرح تخیل محی الدین کی تحریر تھی
اور قلم گویا امیر مجلس اقطاب تھا

تیری جانب آئی تھی قوم فلاح آخرت
آیہء انعمت کا ایسا طریق ثاب تھا

وضع واضع میں تو وضع اصل پر مبنی ہوا
ہو نہ داخل جس پہ عامل ایسا تو اعراب تھا

موجد نظریہ ء دو قوم تھا تیرا دماغ
شاعر مشرق ابھی تک محو حسن خواب تھا

حملہ آور جب ہوئے تھے دین پر کچھ بھیڑیے
دین کو ان سے بچایا ایسا شیر غاب تھا

زلزلے ڈھاتا رہا ایوان نجدیت میں تو
Books On Dawat E ISlami
ذوالفقار حیدری تھا روز احتیساب تھا

یاد رکھ رازؔی تو احسان رضا کو یاد رکھ
اس کا ظاہر شر کیا جو بھی شریر الداب تھا

☆☆☆

امجد رضا رازی کی تصانیف

انوارِ دعوتِ اسلامی (مطبوعہ)

کلام رضا کے فنّی کمالات (غیر مطبوعہ)

صنفِ ہزار رنگ (دیوانِ سیدنا محمد ﷺ کا عروضی تجزیہ) (غیر مطبوعہ)

ردائے بخشش نعتیہ کلام (غیر مطبوعہ)

بحر العروض (غیر مطبوعہ)

تقدیس سخن (دیوان غالب کی بحور پر لکھی گئیں تصوفانہ غزلیں) (غیر مطبوعہ)

Books On Dawat E ISlami